© rasailojaraid.com

غزل

جناب سعادت نظیر

ہے کہاں سنگِ در؟ نہیں معلوم
شوق کی رہ گزر نہیں معلوم

دل وہ لیں یا گھر، نہیں معلوم
انتخابِ نظر نہیں معلوم

آئے کب نامہ بر؟ نہیں معلوم
لائے گا کیا خبر؟ نہیں معلوم

اب مرے دل پہ کیا گزرتی ہے؟
تجھ کو، اے فتنہ گر، نہیں معلوم

اُن سے جب ظلم کا سبب پوچھا
بولے مُنہ پھیر کر، نہیں معلوم

شام ہی سے ہے دَم لبوں پہ مرا
کیا کرے گی سحر؟ نہیں معلوم

تیری منزل پہ کیا وہ پہنچیں گے
جن کو رازِ سفر نہیں معلوم

جلوۂ حسن ہر طرف ہے مگر
کون ہے جلوہ گر؟ نہیں معلوم

دل کی بستی اُجڑتی جاتی ہے
لگی کِس کی نظر؟ نہیں معلوم

جو ستم خود ہے مبتدائے کرم
اُس ستم کی خبر نہیں معلوم

الاماں! اے درازیٔ شبِ ہجر
ہوگی کب تک سحر؟ نہیں معلوم

راہ بر میری بے خودی ہے نظیر
جا رہا ہوں کدھر؟ نہیں معلوم

© rasailojaraid.com